بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرعی مسائل
F.21-10-2016

آپ کے شرعی مسائل

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

وتر وسنت میں قصر اور حالت سفر میں سنتوں کی ادائیگی

سوال:- (الف) سفر کی حالت میں فرض نمازوں میں تو قصر کیا جاتا ہے؛ لیکن کیا وتر میں اور سنت نمازوں میں بھی قصر ہے؟

(ب) مسافر کو سنت پڑھنی چاہئے یا وہ سنت چھوڑ دے، بعض لوگ پڑھنے پر بہت اصرار کرتے ہیں اور بعض لوگ نہیں پڑھتے ہیں، صحیح طریقہ کیا ہے؟ (قاری مسیح اللہ، ممبرا، تھانے)

جواب:- (الف) نماز وتر میں اور سنت نمازوں میں قصر نہیں ہے، وتر کی نماز سفر میں بھی تین رکعت ہی پڑھی جائے گی، اور اگر سفر میں سنت مؤکدہ ادا کرے تو پوری ادا کرنی چاہئے: ''**لا قصر فی الوتر والسنن**''۔ (البحر الرائق: ۱۴۱/۲)

(ب) حالت سفر میں سنت پڑھنا بہتر ہے یا ترک کر دینا؟ اس میں اختلاف ہے، ایک رائے یہ ہے کہ سنت نہ پڑھنا اور رخصت سے فائدہ اُٹھانا افضل ہے، دوسری رائے یہ ہے کہ ثواب کے لئے پڑھ لینا بہتر ہے، اس میں معتدل اور زیادہ قابل قبول رائے مشہور حنفی فقیہ علامہ ہندوانی کی ہے، کہ چلتی ہوئی حالت میں سنت نہ پڑھنا بہتر ہے اور حالت سفر میں اگر آدمی کسی منزل پہ ٹھہرا ہوا ہو تو سنت پڑھ لینا بہتر ہے: ''**واختلوا فی ترک السنن فی السفر فقیل: الأفضل ھو الترک ترخیصا، وقیل: الفعل تقرباً، وقال الھندوانی: الفعل حال النزول والترک حال السیر**'' (البحر الرائق: ۱۴۱/۲)، علامہ شامیؒ نے صاحب کبیری کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ یہی رائے زیادہ عدل و اعتدال پر مبنی ہے: ''**والاعدل ما قالہ الھندوانی**'' (ردالمحتار: ۱۳۱/۲) — 'چلتی ہوئی حالت' سے مراد کسی بھی سواری پر سفر کرنا ہے، خواہ ہوائی جہاز ہو یا ٹرین یا موٹر وغیرہ۔

وضوء وغسل میں مصنوعی ہاتھ پاؤں کا حکم

سوال:- میرے ایک دوست کا ایکسیڈنٹ میں ایک پاؤں کٹ گیا ہے، انھوں نے مصنوعی پاؤں لگایا ہے، ایسی صورت میں وضوء اور غسل میں پاؤں کے دھونے اور نہانے کا کیا حکم ہے؟ (محمد پرویز، ممبئی)

)

جواب:- جو مصنوعی عضو جسم کے ساتھ اس طرح پیوست نہ ہو، جسے نکالا نہیں جاسکتا ہو، تو وہ تو انسان کا ایک عضو ہی تصور کیا جائے گا اور وضوء وغسل کے وقت اس کو نکالنا ضروری نہ ہوگا، جیسے کسی نے سونے یا چاندی کا دانت بنوالیا ہو؛ لیکن جو مصنوعی عضو جسم کے ساتھ پیوست نہ ہو، اس کی حیثیت اصل عضو کی نہیں ہے اور مصنوعی ہاتھ پاؤں اسی طرح کے ہوتے ہیں: اس لئے ضروری ہوگا کہ غسل کے وقت مصنوعی عضو کو نکال کر پاؤں دھویا جائے؛ تاکہ جتنے حصہ پر پانی پہنچایا جاسکتا ہے، پہنچادیا جائے؛ البتہ خود مصنوعی ہاتھ پاؤں پر پانی بہانے کی ضرورت نہیں؛ کیوں کہ پانی بہانے کا تعلق اصل عضو سے ہے؛ لہٰذا جب اصل عضو ہی موجود نہیں ہے تو اس پر پانی پہنچانے کا حکم بھی ختم ہوگیا؛ کیوں کہ جب کسی شئے کا محل

موجود ہو، تبھی اس کو دھونا ضروری ہوتا ہے۔

غیر مسلموں کے استعمال شدہ کپڑے اور ان میں نماز

سوال:- بعض دفعہ لوگ استعمال شدہ کمبل اور کپڑے غرباء کے لئے جمع کرتے ہیں، اس میں مسلمانوں کے بھی کپڑے ہوتے ہیں اور غیر مسلموں کے بھی، مسلمانوں کے لئے کیا ایسے کپڑوں کا حاصل کرنا جائز ہے اور کیا اس میں نماز پڑھنا درست ہے؟ (امام الدین، سعید آباد)

جواب:- غیر مسلموں کے کپڑے قبول کرنا اور پہننا جائز ہے؛ کیوں کہ غیر مسلموں کا ہدیہ آپ ﷺ نے قبول فرمایا ہے؛ اسی لئے فقہاء نے اس کی اجازت دی ہے، نیز کمبل، چادر، کرتا، شرٹ، بنیان اور ساڑی وغیرہ کو دُھوئے بغیر اس میں نماز ادا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے؛ البتہ جو لباس کمر کے نیچے استعمال کئے جاتے ہیں، جیسے: پینٹ، پائجامہ، انڈرویر وغیرہ، ان کے بارے میں امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کی رائے ہے کہ ان کپڑوں کو دھلے بغیر ان میں نماز پڑھنا مکروہ ہے؛ کیوں کہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ ان کپڑوں میں نجاست لگی ہوئی ہو، جو نظر نہیں آرہی ہو، امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ان میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے؛ [illegible] مکروہ ہے (دیکھئے: ردالمحتار: ۱/۳۵۰)؛ کیوں کہ غیر مسلم حضرات کے یہاں نہ استنجاء کا اہتمام ہے اور نہ نواقض غسل کی وجہ سے غسل کا؛ اس لئے جو کپڑے کمر سے نیچے پہنے جاتے ہیں، غالب گمان یہی ہے کہ وہ ناپاک ہوں گے۔

حرام مال استعمال کر چکا ہو تو تلافی کا طریقہ

سوال:- اگر کسی شخص کی کمائی میں حرام مال شامل ہو، جیسے سود یا رشوت کے ذریعہ رقم حاصل ہوئی ہو اور وہ اس کو خرچ کر چکا ہے تو اب وہ کس طرح اس کی تلافی کر سکتا ہے اور اپنے آپ کو اس گناہ سے بچا سکتا ہے؟ (نور الباری، آصف نگر)

جواب:- اگر کسی شخص نے مال حرام حاصل کیا ہو، یا مال حرام اس کے مال میں شامل ہو گیا ہو اور وہ مال اس کے استعمال میں بھی آچکا ہو تو اسے استغفار کرنا چاہئے اور اسی قدر مال صدقہ کر دینا چاہئے: ''والملك الخبيث سبيله [illegible] ق''۔ (الاختیار شرح المختار: ۳/۶۱)

نماز جنازہ میں چپلیں اُتار کر اس پر کھڑا ہونا

سوال:- عام طور پر نماز جنازہ میں لوگ چپلیں اُتار کر اس پر کھڑے ہوتے ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں، کیا ایسا کرنا درست ہے؟ (محمد عزت اللہ، بھیونڈی)

جواب:- نجاست کی جگہ پر کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا درست نہیں؛ اسی لئے اگر کوئی شخص جوتا چپل پہنے ہوا ہو اور اس کے نچلے باہری حصہ میں نجاست لگی ہوئی ہو، یا زمین پر نجاست ہو تو نماز درست نہیں ہوگی؛ کیوں کہ گویا نجاست سے اس کے جسم کا اتصال ہے؛ لیکن اگر اس نے چپل اُتار کر اس کے اوپر پاؤں رکھا، تو یہ چپل ایک الگ شئے ہے، جو اس کے تلووں کے اور نجاست کے درمیان ہے؛ اس لئے اس صورت میں نماز درست ہو جائے گی، اسی لئے احتیاط کے طور پر چپل اُتار کر اس پر پاؤں رکھا جاتا ہے؛ تا کہ اگر چپل کے نچلے حصہ میں نجاست لگی ہوئی ہو،

یا جس زمین لکن

لابد من طهارة النعلين كما لا يخفى ''۔ (البحر الرائق: ۲/۱۹۳، نیز دیکھئے: حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۱/۵۸۲)

مدت وفات میں ملازمت

سوال:- میرے خاندان کی ایک خاتون حال ہی میں بیوہ ہوگئی ہیں، وہ ایک اسکول میں ملازمت کرتی ہیں، چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، اب یہی روزگار ان کے لئے گزر بسر کا ذریعہ ہے، ایسی صورت میں اگر وہ پوری عدت اسکول نہ جائیں تو قوی اندیشہ ہے کہ ملازمت ختم ہوجائے، ایسی صورت میں عدت وفات میں کیا وہ اپنی ڈیوٹی کرسکتی ہیں؟ (قاری سیف الباری، گوونڈی، ممبئی)

جواب:- عدت وفات کا نفقہ چوں کہ شوہر مرحوم کے ترکہ میں واجب نہیں ہوتا؛ اس لئے فقہاء نے بیوہ کے لئے عدت کے دوران کسب معاش کے لئے عدت گذارنے کی جگہ سے باہر جانے کی اجازت دی ہے، اور وہ ضرورت کے بقدر دن اور رات کے کچھ حصہ میں باہر نکل سکتی ہے؛ البتہ اگر اس کے پاس اتنے پیسے موجود ہوں کہ وہ اپنے اخراجات پوری کرسکتی ہے، یا کوئی اور شخص اس کے اخراجات ادا کرنے کے لئے تیار ہو، تو اس کے لئے باہر نکلنا جائز نہیں **تخرج [illegible] لزیارۃ ولا لغیرھا لیلاً ولا نھارا، الخ** '' (البحر الرائق: ۴/۱۶۶، نیز دیکھئے: فتح القدیر: ۴/۳۴۳) —— اگر ان کے پاس موجودہ اخراجات کے لئے پیسے ہوں اور چھٹی نہ ملے تو اول تو اگر رُخصت بلا تنخواہ مل سکتی ہو، تو وہ حاصل کرنی چاہئے، اور اگر پرائیویٹ ملازمت ہو اور اُمید ہو کہ ملازمت چھوٹ جانے پر دوبارہ ملازمت مل سکتی ہے، تب بھی اسے ڈیوٹی چھوڑ کر عدت گزارنی چاہئے، اور اگر اتنی طویل چھٹی نہ مل سکتی ہو اور ملازمت چھوٹ جانے پر دوسری ملازمت ملنا دشوار ہو تو ایسی صورت میں وہ دن کے وقت اپنی ڈیوٹی انجام دے سکتی ہے؛ کیوں کہ جس بات کے مستقبل میں واقع ہونے کا قوی اندیشہ ہو، وہ واقع شدہ صورت حال کے حکم میں ہوتی ہے، فقہاء نے مختلف مسائل میں اسی اُصول پر حکم لگایا ہے، یہاں بھی اسی اُصول پر عمل کیا جائے گا؛ کیوں کہ اگرچہ ابھی وہ محتاج نہیں ہے اور اپنی اور اپنے بچوں کی ضرورت پوری کرسکتی ہے؛ لیکن اگر ملازمت چھوڑ دے تو قوی اندیشہ ہے کہ مستقبل میں اس کو فقر و فاقہ سے دوچار ہونا پڑے، اور فقر و محتاجی انسان کو بعض اوقات گناہ یہاں تک کہ کفر تک پہنچا دیتی ہے: '' **وکاد الفقر أن یکون کفراً** ''۔ (شعب الایمان، حدیث نمبر: ۶۱۸۸)

☆ ☆ ☆